75026 - رخصتی سے قبل بیوی کے احکام اور عقد نکاح کے بعد جماع کرنا

سوال

میں نے بعض افراد جس سے ایك نوجوان نے عقد نکاح کرنے والے کے حقوق دریافت کیے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:
تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہارے پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شریك بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو ہاں اگر تم نے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں .
یہاں اللہ تعالی نے ان میں فرق کیا ہے جن سے دخول کیا گیا ہے اور جن سے دخول نہیں کیا گیا، اس لیے عقد نکاح کرنے والے کے لیے اس کو چھونا اور جماع کرنا جائز نہیں.
لیکن اس سے قبل میں نے یہ پڑھا تھا کہ عقد نکاح کرنے والے کے لیے ہر چیز جائز ہے کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، اور اگر رخصتی سے قبل بیوی حاملہ ہو گئی تو بچہ شرعی ہو گا اور اس کو وراثت ملے گی، تو کیا اس جواب دینے والے کا یہ استدلال صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ نے جس شخص کا سوال میں ذکر کیا ہے نا تو اس کا استدلال صحیح ہے اور نہ ہی حکم میں، کیونکہ اس نے جس آیت سے استدلال کیا ہے وہ آیت تو مرد کے لیے نکاح کی حرمت والی عورتوں کے بیان میں ہے.

اور اللہ عزوجل نے بیان فرمایا ہے کہ مرد کے لیے ماؤں اور بیٹیوں اور پھوپھیوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اور اللہ تعالی نے جن عورتوں سے نکاح کی حرمت بیان کی ہے ان میں اس عورت کی بیٹی بھی شامل ہے جس سے دخول کیا گیا ہو، اور یہ بھی کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کی بیٹی بھی ہو تو اس عورت سے دخول کرنے سے قبل ہی اسے طلاق دے دے تو اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے.

لیکن اگر اس نے اس کی ماں سے دخول کے بعد اسے جدا کیا تو اس کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہیں، بلکہ یہ اس کے لیے ابدی حرام ہو جائیگی.

اس آیت کا معنی تو یہ ہے، اور اس آیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں کہ مرد کا جس عورت سے نکاح ہوا ہے اس سے کیا کچھ جائز ہے اور کیا جائز نہیں، بلکہ آیت تو نکاح کی حرمت والی عورتوں کے بیان میں ہے، اور بیوی کی بیٹی (جو گود میں پرورش پا رہی ہے) سے نکاح کی حرمت اس کی ماں سے دخول کے ساتھ مشروط ہے، اور اگر اس سے دخول نہیں ہوا تو اس کے لیے اس سے نکاح حلال ہے.

اور ہر وہ شخص جس سے کوئی سوال کیا جائے اور اسے جواب نہ آتا ہو اور وہ علم نہ رکھے تو اس کے لیے اس " مجھے نہیں پتہ " کہنا واجب اور ضروری ہے، اور کسی بھی شخص کے لیے جائز و حلال نہیں کہ وہ کوئی ایسی بات کرے جو شریعت نے کہی نہیں ہے، اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کی حلال کردہ کو حرام کرے اور نہ ہی اللہ کی حرام کردہ کو حلال کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم وہ بات مت کرو جس کا علم تمہیں نہیں، یقیناً کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق باز پرس ہو گی الاسراء (36).

اور ايك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے کہ البتہ میرے پروردگار نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریك کرو جس کی اللہ نے کوئی دلیل و سند نازل نہیں کی، اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کےذمہ ایسی بات لگاؤ جس کو تم جانتے نہیں الاعراف (33) .

دوم:

اور رہا بیوی سے عقد نکاح کرنے والا شخص تو اس کے لیے بیوی سے ہر چیز حلال ہے وہ اس کی بیوی ہے، اور وہ خود اس کا خاوند ہے، اگر وہ فوت ہو جائے تو خاوند اس کا وارث ہو گا، اور اگر خاوند فوت ہو جائے تو بیوی اس کی وارث ہو گی، اور وہ پورے مہر کی حقدار ٹھرےگی.

لیکن جس نے صرف عقد نکاح کیا ہے اور اس کی رخصتی نہیں ہوئی اس کے بہتراور افضل یہی ہے کہ وہ اس سے دخول اس وقت تك مت کرے جب تك اس کا اعلان نہ ہو جائے یعنی رختصی نہ ہو، کیونکہ اعلان سے قبل دخول کرنے میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں.

ہو سکتا ہے بیوی کنواری ہو اور اس کا کنوارا پن ختم کر دو اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ اس جماع سے حاملہ ہو

جائے اور پھر رخصتی سے قبل ہی طلاق ہو جائے یا خاوند فوت ہوجائے تو اس طرح یہ عورت کے لیے مشکل ہو گی اور اس کےخاندان کےلیے بھی اور انتہائی طور پر حرج کا شکار ہونگے، اس لیے صرف عقد نکاح کرنے والے کو بغیر رخصتی کیے جماع نہیں کرنا چاہیے، بلکہ وہ اس سے بوس و کنار ہو سکتا ہے اور معانقہ کر سکتا ہے، لیکن جماع سے باز رہے اس لیے نہیں کہ ایسا کرنا حرام ہے، بلکہ اس لیے کہ ایسا کرنے سے کئی ایك خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں.

مزید فائدہ کے لیے برائے مہربانی آپ سوال نمبر (32151) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

بیوی سے دخول نہ کرنے سے کئی ایك عملی احکام کا تعلق ہے:

جس میں عدت بھی شامل ہے، چنانچہ جس نے بھی اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دی تو اس پر کوئی عدت نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر ان سے جماع کرنے سے قبل ہی طلاق دے دو تو تم پر کوئی عدت نہیں جو تم شمار کرو، اور انہیں فائدہ دو اور انہیں بہتر طریقہ سے انہیں رخصت کر دو الاحزاب (49).

اور اس میں مہر بھی شامل ہے، چنانچہ جوئی کوئی شخص بھی اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دے تو اس کو مقرر کردہ مہر کا نصف مہر ادا کرنا ہو گا.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے (یعنی جماع) سے قبل طلاق دے دو اور ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقرر کردہ مہر کا نصف انہیں دو، مگر یہ کہ وہ خود معاف کر دیں، یا وہ معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، اور تم معاف کر دو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے البقرۃ (237).

اور اگر مہر مقرر نہیں کیا گیا تو پھر عورت خاوند کی حسب استطاعت فائدہ دینے کی مستحق ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگائے بغیر (جماع سے قبل) اور مہر مقرر کیے بغیر طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، ہاں انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ دو، خوشحال اپنے انداز سے اور تنگدست اپنی طاقت کے مطابق دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے بھلائی کرنے والوں پر یہ لازم ہے البقرۃ (236).

اور وفات کی حالت میں بیوی پورے مہر کی حقدار ہو گی اگر مہر متعین اور مقرر ہو، اور اگر متعین و مقرر نہیں تو اسے مہل مثل دیا جائیگا.

علقمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا:

ایک آدمی نے عورت سے شادی کی اور اس کا مہر مقرر نہ کیااور نہ ہی اس سے دخول کیا اور اسی حالت میں فوت گیا تو کیا حکم ہے ؟

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے:

اس عورت کو اس جیسی عورتوں کا مہر مثل ملے گا، نہ تو اس میں کوئی کمی اور نہ ہی زیادتی ہو گی، اور اس عورت پر عدت ہے، اور اسے وراثت میں بھی حصہ ملے گا "

تو معقل بن یسار اشجعی کھڑے ہو کر کہنے لگے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق (ہمارے خاندان کی ایک عورت) کے متعلق فیصلہ بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جس طرح آپ نے کیا ہے "

چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بہت خوش ہوئے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2114) سنن ترمذی حدیث نمبر (3355) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1891) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .